مفتی غلام حسین *

جامعہ حقانیہ کے شعبہ تخصص فی الفقہ کا تعارف اور کارکردگی

مخفی علمی خزانوں کا تعارف:

یہ درست ہے کہ ایک طرف تو انسانی دماغ نے فضاء کو محکوم بنایا اور زمین کا سینہ چیر کر اس کے خزانے نکال لائے۔ اور نئی ایجادات نے دنیا کی آنکھیں خیرہ کر ڈالے لیکن دوسری طرف اس وقت نہ اخلاق و اعمال کی پاکیزگی باقی رہی اور نہ عقائد و معاملات کی پختگی نہ دلوں میں اخلاص وللہیت کی روشنی رہی اور نہ سینوں میں امانت و دیانت کی جلوہ گری۔ مختصر یہ کہ انسان سب کچھ ہے مگر آدمیت سے کوسوں دور ہے۔

اگر انسان کو انسانیت اور اشرف المخلوقات کے مرتبے پر فائز کیا تو وہ قرآن وسنت کے وہ بنیادی تعلیمات ہیں جو دنیا کے فقیر، درویش اور ادنیٰ نسب کے انسان کو ان خوبیوں، خوشیوں اور کامیابیوں سے نوازتا ہے۔ جو دنیا کے کسی اعلیٰ نسب اور بادشاہ وقت کو نصیب نہیں ہوتی۔

یہی اسلامی تعلیمات ہیں جو معاشرہ کی بقاء قیام اور امن کا محور ہے۔

دینی مدارس کے قیام کا مقصد:

قرآن وسنت اسلامی تعلیمات کا منبع ہیں دینی مدارس کا مقصد اسلامی تعلیمات کے ماہرین، قرآن و حدیث پر گہری نگاہ رکھنے والے علماء اور علوم اسلامیہ پر دسترس رکھنے والے رجال کار اور ماہرین پیدا کرنا ہے جو آگے مسلمان معاشرہ کا اسلام سے ناطہ جوڑ کر مسلمانوں میں اسلام کی ابدی صداقت کو اجاگر کرنے کا فریضہ انجام دیں۔

اور بلاشبہ یہی مدارس اپنے اس بلند مقصد کے حصول میں سو فیصد نہ سہی تاہم ایک بڑی حد تک کامیاب ضرور ہیں۔ اور حقیقت حال یہ ہے کہ آج دنیا کے کونے کونے میں ''اللہ ہو'' کی یہ پکار قال اللہ اور قال الرسول کی صدائیں اور برصغیر پاک وہند میں خصوصاً اسلام کی جو روشنیاں نمایاں نظر آتے ہیں۔ درحقیقت انہی مدارس کا فیض واثر ہے۔

مفکر پاکستان شاعر مشرق علامہ محمد اقبال حکیم شجاع کے نام اپنے ایک خط میں مدارس کی اہمیت سے متعلق لکھتے ہیں:

---

* شعبہ تخصص فی الفقہ والافتاء جامعہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

''ان مکتبوں کو اسی حالت میں رہنے دو۔ غریب مسلمانوں کے بچوں کو انہی مدارس میں پڑھنے دو۔ اگر یہ ملا اور درویش نہ رہے تو جانتے ہو کیا ہو گا؟ جو کچھ ہو گا میں انہیں اپنی آنکھوں سے دیکھ آیا ہوں۔ اگر ہندوستانی مسلمان ان مدرسوں کے اثر سے محروم ہو گئے تو بالکل اسی طرح ہو گا جس طرح اندلس میں مسلمانوں کی آٹھ سو برس کی حکومت کے باوجود آج غرناطہ اور قرطبہ کے کھنڈرات اور الحمراء کے نشانات کے سوا اسلام کے پیروؤں اور اسلامی تہذیب کے آثار کا کوئی نقش نہیں ملتا۔ ہندوستان میں بھی آگرہ کے تاج محل اور دلی کے لال قلعے کے سوا مسلمانوں کی آٹھ سو سالہ حکومت اور انکی تہذیب کا کوئی نشان نہیں ملے گا'' (دینی مدارس ابن الحسن عباسی)

مختصراً یہ کہ دینی مدارس اسلام کے قلعے ہیں جو دین کے ہر شعبے میں دین متین کی خدمات میں مصروف ہیں اور چونکہ ان کا سرا جا کر سینہ نبوت سے جا ملتا ہے۔ اسلئے کہ انکی تمام ذمہ داریوں اور فرائض تعلیم و تعلم تدریس و تصنیف، دعوت و تبلیغ کیلئے بے پناہ صلاحیت و استعداد، اساتذہ فن کی صحبت و تربیت، طلب علم کی راہ میں جانکاہی جگر سوزی، تقویٰ و تدین ربط و استناد کی ضرورت ہے جسکے بغیر یہ فریضہ وراثت ادا نہیں ہو سکتا۔ مگر ان تمام ذمہ داریوں میں پل صراط پر چلنے جیسی نازک ذمہ داری قضاء و افتاء کی ہے جس کی شرائط و صفات اتنی ہی نازک، حساس اور عمیق ہیں، صرف ذکاوت و ذہانت اور وسعت مطالعہ نہیں بلکہ علماء راسخین کا رسوخ، تبحر علمی، کتاب و سنت کے وسیع متنوع قدیم و جدید ذخیروں پر عبور تغیرات و تبدلات زمانہ سے آگاہی اور ہر لحہ پیدا ہونے والے تہذیبی، معاشرتی اور سماجی و عرفی حالات اور عہد جدید کے پیدا کردہ مسائل اور چیلنجوں سے واقفیت، پھر سائل اور مستفتی کے سوال اور ماخذ شریعت کے نصوص تک پہنچنے کی صلاحیت لازمی ہے جسے فقہ کی ایک تعریف میں ''فھم غرض المتکلم'' سے تعبیر کیا گیا اور حدیث میں جسے ''خیر'' کا ایک عظیم سرمایہ قرار دیا گیا ہے۔ من یرد اللہ بہ خیراً یفقھہ فی الدین (الحدیث)

بحمد للہ عزوجل دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک اپنے بے سروسامان ناگفتہ بہ حالات کے باوجود روز اول سے ان صفات سے متصف اور فضل و کمال کے حامل مدرسین، مفتیان عظام عطا فرمائے، جنکے نبوغ و رسوخ، تقویٰ و تدین پر پورا اعتماد کیا جا سکتا ہے اور دارالعلوم حقانیہ کے وقیع علمی مقام قبولیت خداوندی کی بناء پر اسکے دارالافتاء کو بھی ملک و بیرون ملک علمی، تحقیقی اور عدالتی حلقوں میں سند اعتماد اور عوام میں مقبولیت حاصل ہے۔ دارالعلوم حقانیہ کے شعبہ تخصص فی الفقہ والافتاء کے کارکردگی اور اہمیت پیش کرنے سے قبل مختصراً فتویٰ کا تاریخی پس منظر ذکر کیا جاتا ہے۔

نبی کریم ﷺ کے دور میں فتویٰ:

رسالت کے زمانہ میں نبی اکرم ﷺ خود مفتی الثقلین تھے اور منصب افتاء پر فائز تھے وحی کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ کی طرف سے فتویٰ دیا کرتے تھے اور آپ کے فتاویٰ جوامع الکلم تھے اور آپؐ کے یہ فتاویٰ (یعنی

احادیث) اسلام کا دوسرا ماخذ ہیں ہر مسلمان کے لئے ان پر عمل کرنا ضروری ہے اور سر مو کسی کو انحراف کرنے کی گنجائش نہیں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ وما اتکم الرسول فخذوہ وما نھکم عنه فانتھوا الآیة

ترجمہ۔ رسول تم کو جو کچھ دیا کریں وہ لے لیا کرو اور جس چیز سے تم کو روک دیں تو رک جایا کرو۔

آپ ﷺ کے عہد زریں میں کوئی دوسرا فتویٰ دینے والا نہیں تھا۔ ہاں آپ کسی صحابی کو دور دراز علاقوں کے لئے کبھی کبھی مفتی بنا کر بھیج دیتے تو وہ منصب قضاء وافتاء پر فائز ہوتے اور لوگوں کی صحیح رہنمائی فرماتے۔

نبی کریم ﷺ نے اپنے فتاویٰ کے ذریعے سے مسلمانوں کی ہر چیز میں یعنی عبادات، معاملات، اخلاقیات وآداب، معاشرت سب چیزوں میں صحیح رہنمائی فرمائی۔ ہر بات میں آپ ﷺ کے فتاویٰ وارشادات موجود ہیں جو مسلمانوں کیلئے مشعل راہ ہیں

صحابہ کرام کے دور میں فتویٰ:

نبی اکرم ﷺ کے اس دار فانی سے رخصت ہونے کے بعد فتویٰ کا کام اور ذمہ داری کا صحابہ کرام نے سنبھالا اور احسن طریقے سے انجام دیا۔ حضرات صحابہ کرام میں جو اصحاب کرام فتویٰ دیا کرتے تھے انکی تعداد ایک سو تیس سے کچھ زائد تھی، جن میں مرد بھی شامل ہیں اور عورتیں بھی، البتہ زیادہ فتویٰ دینے والے سات تھے جن کے نام یہ ہیں: حضرت عمر بن خطابؓ، حضرت علیؓ بن ابی طالب، حضرت عبداللہ بن مسعودؓ، حضرت عائشہؓ، حضرت زید بن ثابتؓ، حضرت عبداللہ بن عباسؓ اور حضرت عبداللہ بن عمرؓ۔ لیکن ان کے علاوہ بہت سارے صحابہ کرام فتویٰ دیا کرتے تھے لیکن ان کے فتاویٰ کی تعداد کم ہیں۔

تابعین کے دور میں فتاویٰ:

تعلیم وتربیت اور فقہ وفتویٰ کا سلسلہ حضرات صحابہ کرامؓ کے بعد کہیں جا کر رکا نہیں بلکہ اس ذمہ داری کو حضرات اصحاب کرام کے شاگردوں نے احسن طریقے سے سنبھالا اور دل و جان سے اس کی حفاظت کر کے آنے والی نسل تک کما حقہ پہنچایا۔ صحابہ کرامؓ کے دور مبارک میں بفضل الٰہی بہت فتوحات حاصل ہوئے ہیں اس وجہ سے حضرات تابعین مختلف بلاد اسلامیہ میں دین متین کی خدمت انجام دے رہے تھے۔

اکثر بلاد اسلامیہ میں ایسے لوگ مقرر تھے جو لوگوں کی رہنمائی کرتے مدینہ منورہ میں حضرت سعید بن المسیب، ابو سلمۃ بن عبدالرحمٰن بن عوف، حضرت عروۃ بن الزبیر، حضرت عبید اللہ، حضرت قاسم بن محمد، حضرت سلیمان بن سیار اور حضرت خارجہ ابن یزید انہی کو فقہاء سبعہ بھی کہا جاتا ہے۔...... مکہ مکرمہ میں عطاء بن ابی رباح، علی بن ابی طلحہ اور عبدالملک بن جریج یہ کام کیا کرتے تھے۔ کوفہ میں ابراہیم نخعی ابن ابی سلیمان، عامر بن سرا ئیل، شعبی، علقمہ، سعید اور مرہ ہمدانی۔ بصرہ میں حضرت حسن بصری، یمن میں طاؤس بن کسان، اور شام میں حضرت مکحول ابو

ادریس الخولانی، شراخبیل بن السمط عبداللہ بن ابی زکریا، الغزالی، عبد بن امیہ، سلیمان بن الحبیب المحار بی ، خالد بن معدان، جنید بن نفیر، عمر بن عبدالعزیز اور رجاء بن حیوۃ وغیرہ اس کام میں مصروف تھے۔

سلطنت مغلیہ کے بعد فتویٰ:

دارالافتاؤں اور دارالقضاؤں کا یہ سلسلہ سلطنت مغلیہ کے دور تک اسی صورت حال میں جاری رہا لیکن سلطنت مغلیہ' زوال اور انگریزی حکومت کے تسلط کے بعد فتویٰ کا کام مدارس دینیہ کی طرف منتقل ہو گیا۔ اور اب بھی یہ کام دینی مدارس ہی میں ہوتا ہے اس لئے کہ دینی مدارس میں دین اور تعلیمات نبویہ کی آماجگاہ ہیں۔

جنگ آزادی کے بعد اسلام کے تحفظ اور فتویٰ کے کام کو حضرت شاہ ولی اللہؒ کے جانشین علماء نے سنبھالا۔ ان میں اکابر علماء دیو بند حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ، حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوری، حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانویؒ، حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمٰن، حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ، حضرت مولانا مفتی محمد شفیعؒ خصوصیت کیساتھ قابل ذکر ہیں جنکے فتاویٰ مطبوعہ شکل میں موجود ہیں۔

جامعہ دارالعلوم حقانیہ میں دارالافتاء کا قیام:

جامعہ دارالعلوم حقانیہ علوم دینیہ کے میدان میں کسی تعارف کا محتاج نہیں چاردانگ عالم میں جامعہ حقانیہ کی عظمت و شرافت اتنی پھیل چکی ہے کہ شاید جامعہ حقانیہ کی طرح بے سروسامان دور افتادہ کسی ادارہ کو یہ عظمت حاصل نہ ہو۔ حقانیہ کی یہ آفاقی شہرت وسائل و اسباب کی وجہ سے نہیں بلکہ یہ اللہ کا کرم اور عصر حاضر کے ولی کامل، بانی حقانیہ شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق صاحب نور مرقدہ کے اخلاص، مجاہدہ اور دعاؤں کی برکت ہے حقانیہ کی تاسیس کا نہ کوئی باقاعدہ منصوبہ تھا اور نہ کوئی پروگرام بلکہ حضرت شیخ الحدیثؒ عالم اسلام کے عظیم دینی درسگاہ اور دینی مرکز دارالعلوم دیو بند سے فراغت اور پھر وہاں تدریسی مشاغل میں مصروف رہنے کے دوران رمضان کی چھٹیوں میں اکوڑہ خٹک تشریف لائے، اسی دوران برصغیر پاک و ہند تقسیم ہو گیا اور ملکی حالات نے دوبارہ دارالعلوم دیو بند جانے کی اجازت نہ دی۔ اور دیو بند سے ساتھ آئے ہوئے طلباء اور قرب و جوار کے تشنگان علوم نبویہ نے حضرت شیخ الحدیث کو اپنے گھر سے ملحق ایک چھوٹی سی مسجد میں اشاعت گاہ علم و معارف جامعہ حقانیہ کی تاسیس پر مجبور کر دیا، رفتہ رفتہ طلباء کا ہجوم بڑھتا گیا اور تنگی مسجد کی وجہ سے درس و تدریس کا سلسلہ مزید وہاں جاری رکھنا ناممکن ہو گیا۔ شاید یہی وجہ تھی کہ حضرت شیخ الحدیث کے دل میں اللہ کی طرف سے گویا یہ الہام ہو گیا تھا کہ مسجد باہر کھلی جگہ میں حقانیہ کی بنیاد رکھی جائے۔

اسی مختصر سی تمہید کے ذکر کرنے کا مقصد یہ ہے کہ دارالعلوم کو مجبوری کی حالت میں الہامی انداز میں وجود ملا۔ اللہ کے فضل و کرم سے دارالعلوم اور حضرت شیخ الحدیث پر لوگوں کا اعتماد بڑھتا گیا جسکی وجہ سے اطراف و اکناف سے محبین اسلام کثرت سے آنے لگے لوگ مسائل دینیہ سے واقفیت حاصل کرنے اور اس سلسلہ کے شکوک و شبہات کے ازالہ

کیلئے دن رات دارالعلوم آتے اور حضرت شیخ الحدیث ان کے مسائل شریعت مطہرہ کی روشنی میں حل فرماتے رہے۔

ادھر علاقائی و تدریسی ذمہ داریاں اتنی زیادہ ہو گئیں کہ حضرتؒ کو عوامی مسائل حل کرنے اور فتویٰ دینے کے لئے وقت نکالنا مشکل ہو گیا اور مستفتی حضرات کو فتویٰ کے حصول کے لئے انتظار کرنا پڑتا تھا چنانچہ اس ضرورت شدیدہ کو مدنظر رکھتے ہوئے دارالعلوم میں باضابطہ طور پر دارالافتاء کا شعبہ قائم کیا گیا اور بحمد للہ دارالعلوم کے قیام سے لے کر آج تک لاتعداد فتاویٰ کا اجراء ہو چکا ہے۔

حضرت شیخ الحدیثؒ اپنی حیات طیبہ میں شعبہ افتاء کے علاوہ دیگر شعبہ جات کے نگران و انچارج خود ہی تھے انکے انتقال کے بعد اللہ تعالیٰ کے خصوصی احسان اور حضرتؒ کے اخلاص، خصوصی دعوات کی برکت سے دارالعلوم ہر شعبہ میں ترقی کی راہ پر گامزن ہے اور باقاعدہ جید علماء کرام اور مفتیان عظام افتاء کی ذمہ داریاں نبھانے پر مامور ہیں۔

دارالعلوم میں شعبہ تخصص فی الفقہ کا اجراء:

۱۴۰۹ھ کے تعلیمی سال کے آغاز میں حضرت شیخ الحدیثؒ کی سرپرستی میں ان کے مشورہ سے حضرت مولانا سمیع الحق دامت برکاتہم نے دارالعلوم میں باقاعدہ طور پر شعبہ تخصص فی الفقہ قائم فرمایا۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی محمد فرید صاحب مدظلہ اور مولانا مفتی غلام الرحمٰن صاحب زید مجدہ' کو اس سلسلہ کے جملہ مراحل اور ذمہ داریاں سونپ دی گئی' داخلہ اہلیت کی بنیاد پر ہوتا ہے۔ پہلے سال تین طلبہ کے لئے جو دارالعلوم حقانیہ سے درس نظامی کے فاضل ہیں داخلہ کی گنجائش رکھی گئی۔

قیام و طعام ریسرچ و تحقیق کے اسباب اور فراہمی کتب کے علاوہ اس شعبہ کے طلبہ کو ماہانہ وظیفہ بھی دیا جاتا ہے۔ بحمد للہ! یہ شعبہ اپنی کارکردگی' نظام تربیت' نصاب تعلیم' اساتذہ کی محنت' نگرانی اور راہنمائی اور جملہ قواعد و ضوابط کے اعتبار سے توقع سے بڑھ کر کامیاب رہا۔......۱۴۱۴ھ بمطابق ۱۹۹۸۔۱۹۹۷ء تک اس شعبہ کی نگرانی اور حضرت مولانا مفتی غلام الرحمٰن صاحب کرتے رہے لیکن ۱۴۱۴ء کو حضرت مفتی صاحب مدظلہ العالیہ اپنی بعض مجبوریوں کی وجہ سے دارالعلوم سے تشریف لے گئے۔ لیکن انکے جانے کے بعد ان ہی کے زیر نگرانی شعبہ تخصص میں پرورش پانے والے انکے جید شاگرد اور ماہر مفتیان عظام حضرت مولانا مفتی غلام قادر نعمانی اور حضرت مولانا مفتی مختار اللہ حقانی سلمھما اللہ نے یہ گرانقدر ذمہ داری اپنے کندھوں پر اٹھالی اور اس میں کوئی آنچ آنے نہ دی بلکہ اس میں مزید ترقی کر گئے اور آج تک ان ہی کی زیر نگرانی جاری ہے۔

دارالعلوم حقانیہ کے درجہ تخصص میں داخلہ کاروائی:

درجہ تخصص کے دو سالہ کورس کیلئے دیگر مدارس اور دیگر درجات میں داخلہ کاروائی کیطرح سال کے ابتدائی دنوں یعنی (شوال المکرم) میں دورۂ حدیث کے درجہ ممتاز میں پاس طلباء کو داخلہ کے امیدوار قرار دے کر ایک انٹری

ٹیسٹ لیا جاتا ہے، جسکا پرچہ جنرل سوالات پر مشتمل ہوتا ہے اور سینکڑوں میں سے متعین، ممتاز اور معیاری ۱۲ طلباء کا انتخاب کر کے درجہ تخصص فی الفقہ کیلئے مختص کئے جاتے ہیں۔ ان دو سالہ کورس میں طلباء کیلئے مفید درسی اور مطالعاتی فتاویٰ جات کا انتخاب کر کے ایک اہم نصاب تیار کیا ہے جسکی فہرست درجہ ذیل ہیں۔

نصاب سال اول...... پہلا چار ماہی (التخصص فی الفقہ الاسلامی والافتاء)

موضوع	نام کتاب	نام مصنف	متعلقہ مباحث
میراث	سراجی	علامہ محمد بن عبدالرشید سجاوندی	از خطبہ تا مناسخہ
اصول افتاء	شرح عقود رسم المفتی	علامہ ابن عابدین شامیؒ	مکمل
معاشیات	اسلام اور جدید معیشت تجارت	مولانا محمد تقی عثمانی	
فقہ	مأخذ فقہ	مولانا مفتی مختار اللہ حقانی (درسی افادات)	فقہ کا لغوی اور اصطلاحی تعریفات۔ فقہ کا تاریخی پس منظر۔مأخذ اول کتاب اللہ۔ مأخذ دوم سنت رسولؐ مأخذ سوم اجماع' مأخذ چہارم قیاس
مطالعہ فتاویٰ	امدادی الفتاویٰ جلد ۱۔ ۲۔ ۳	حکیم الامۃ محمد اشرف علی تھانویؒ	کتاب الطہارۃ ' الصلوۃ ' الزکوۃ' الصوم' الاعتکاف' الحج ' النکاح' الطلاق' الحدود' التعزیر' النذور' الوقف' احکام المسجد وغیرہ
	کفایت المفتی (جلد ۸)	مولانا کفایت اللہ دہلویؒ	البیوع ' الربوا' الصرف' الودیعۃ' الشرکۃ والمضاربۃ' الدیون' العاریۃ' الغصب' الاضحیۃ' الذبائح
	امداد الاحکام (جلد۱)	مولانا ظفر احمد عثمانیؒ	کتاب الایمان' کتاب التقلید' والاجتہاد کتاب السنۃ والبدعۃ
	مجموعۃ الفتاویٰ (جلد۱)	مولانا عبدالحیٔ لکھنویؒ	کتاب القرآن' کتاب العلم والعلماء
	فتاوی رشیدیۃ	مولانا رشید احمد گنگوہیؒ	کتاب وراثت' کتاب ذکر ودعا' آداب قرآن وتعویذ کے مسائل
......	فتاوی محمودیہ (جلد۱)	مفتی محمود حسن گنگوہیؒ	تقلید کی شرعی حیثیت' ردّ شیعیت' تبلیغی جماعت
......	احسن الفتاویٰ (جلد۱)	مولانا رشید احمد لدھیانوی	کتاب التفسیر والحدیث' کتاب السلوک

......	فتاویٰ دارالعلوم دیو بند (دو جلد)	مفتی محمد شفیعؒ	کتاب الحظر والاباحۃ' الملعب والغناء والتصاویر' رسالۃ المقالات المفیدۃ فی حکم اصوات الالات الجدیدۃ ' معاملات المسلمین باھل الکتاب والمشرکین

نصاب سال اول......دوسرا چارماہی (التخصص فی الفقہ الاسلامی والافتاء)

موضوع	نام کتاب	نام متعلقہ شروح	نام مصنف	متعلقہ مباحث
اصول افتاء جدید معاشیات	معین القضاۃ درساً		علامہ شمس الحق افغانی	مکمل کتاب
قواعد الفقہ	الاشباہ النظائر درساً شرح المجلۃ		علامہ ابن نجیمؒ ' علامہ خالد الاتاسیؒ	الفن الاول جلد اول
فقہ	مأخذ فقہ		مولانا مفتی مختار اللہ حقانی (درسی افادات)	مأخذ پنجم استحسان۔ ششم استصحاب۔ ہفتم استصلاح۔ ہشتم اقوال صحابہؓ۔ نہم الذرائع۔ دھم شرائع من قبلنا۔ یازدھم اقوال مسلمہ شخصیات۔ دوازدھم ملکی قوانین
مطالعہ کتب فقہ و فتاویٰ	کنز الدقائق	البحر الرائق تبیین الحقائق	علامہ ابن نجیمؒ' علامہ فخر الدین الزیلعیؒ	کتاب الطہارۃ ومسئلہ و ما ینزح البیر
......	شرح الوقایۃ	السعایۃ عمدۃ الرعایۃ	مولانا عبدالحئیؒ علامہ ملا علی قاریؒ	باب التیمم مکمل
......	مقدمہ درمختار متن ردالمحتار درساً		مولانا محمد علاؤ الدین حصکفیؒ	مکمل
......	ھدایۃ ثالث (جلد۳)	فتح القدیر' الکفایۃ' العنایۃ	ابن الھمام جلال الدین الخوارزمی اکمل الدین البابرتی	کتاب ادب القاضی تا فصل فی الیمین
	بدائع الصنائع		علامہ ابوبکر الکاسانیؒ	کتاب الزکوٰۃ' الصوم' الحج
	ردالمحتار		ابن عابدین شامیؒ	اضحیۃ' ذبائح' کراہیۃ
تمرین	حل استفتاءات			

نصاب سال دوم......(التخصص فی الفقہ الاسلامی والافتاء)

موضوع	نام کتاب	نام مصنف	متعلقہ مباحث
	اسلام کا نظام اراضی	مفتی محمد شفیعؒ	
	ملکیت زمین اوراس کی تحدید	علامہ محمد تقی عثمانی	
	انسانی اعضاء اوراس کی پیوندکاری	علامہ تھانوی/مولانا چاٹگامی	

اضافی مطالعہ برائے وسعت معلومات	الحیلۃ الناجزہ للحلیۃ العاجزہ	مولانا اشرف علی تھانویؒ	حسب ضرورت ورعایت وقت
	آلات جدیدہ	مفتی محمد شفیعؒ	
	الاقتصاد فی التقلید والاجتہاد	مولانا اشرف علی تھانویؒ	
	اوزان شرعیہ	مفتی محمد شفیع	
	اسلام کا نظام تقسیم دولت	......	
	اصلاح الرسوم	علامہ تھانویؒ	
	التصویر	......	
	بوادر النوادر	......	
	بیمہ زندگی	مفتی محمد شفیعؒ	
	پراویڈنٹ فنڈ	مفتی محمد شفیعؒ	
	اسلام کا اقتصادی نظام	مولانا حفظ الرحمان سیوہارویؒ	
	جواہر الفقہ مکمل	مفتی محمد شفیع صاحب	
	الخیرات الحسان		
	کمرشل انٹرسٹ کی فقہی حیثیت	جعفر شاہ پھلواروی	
	مسئلہ سود	مفتی محمد شفیع صاحب	
	اسلام اور جدید دور کے مسائل	محمد تقی امینی	
	فقہی مقالات	محمد تقی عثمانی	
	تمرین فتویٰ		
	مختلف موضوعات پر مقالات		

درجہ تخصص کے نصاب کے ساتھ ایک نمایاں خصوصیت یہ بھی ہے کہ تخصص کے سال اول کے طلباء کیلئے ایک الگ کاغذ یومیہ مطالعہ کی کارگزاری کیلئے مقرر کیا گیا ہے۔ جسمیں ہر طالب علم اپنے روزانہ مطالعہ کاروائی، اسمیں آنے والے اہم مسائل، قواعد، ضوابط، اور تاثرات لکھ دیتے ہیں اور ان تاثرات کو روزانہ چیک کیا جاتا ہے اور پورے ہفتہ کی کارگزاری جمعرات کے دن جملہ تاثرات سوال و جواب اور مناقشہ کے بعد شعبہ تخصص کا مشرف ان تاثرات پر دستخط کرتا ہے۔ اس کاغذ کا سب سے بڑا فائدہ تو یہ ہے کہ ہر طالب علم پر مطالعہ کرنے کیلئے ایک باعث ہوتا ہے اور دوسرا یہ کہ سال کے اختتام پر ہر طالب علم کے پاس، اہم مسائل، قواعد وضوابط کا ایک مجموعہ تیار ہو جاتا ہے جو ایک طالب علم کیلئے بہترین سرمایہ ہے۔ (جاری ہے)

■ ■ ■